Accession No. 2179

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قصیدۃ البردۃ کے مصنف شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن سعید المصری البوصیریؒ بوصیر کے رہنے والے ایک بزرگ تھے ۶۰۸ھ ہجریہ میں پیدا ہوئے اور ۶۹۵ھ ہجریہ میں داصل ملک بقا ہوئے۔ اپنے زمانہ کے اساتذہ میں ان کا شمار تھا۔ انکی شہرت زیادہ تر نعتیہ قصائد کی وجہ سے تھی۔ دیگر قصیدوں کے علاوہ انکے تین قصیدے بہت مشہور ہیں۔ ان میں ایک قصیدۂ بردہ ہے۔ دوسرا قصیدۂ ہمزیہ اور تیسرا قصیدۂ ذخر المعاد ہے۔ جو عرب کے مشہور شاعر اور قرن اوّل کے مسلم الثبوت استاد کعب بن زہیر کے قصیدۂ بانت سعاد کی معارضت میں لکھا گیا ہے۔ یہ تینوں قصیدے نعتیہ ہیں۔

اس قصیدے کی تصنیف کا سبب یوں بیان کیا جاتا ہے کہ مصنف لقوے کے عارضے میں مبتلا ہوئے نصف بدن ناقابل حرکت ہو گیا اور یہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے نہ حکما کی مسیحائی چلی نہ چارہ سازوں کی چارہ سازی یہانتک کہ خود بھی صحت سے ناامید ہو گئے۔ بالآخر ہادی غیب نے دل میں ڈالی کہ اب اس بارگاہ کا قصد کرو کہ جہاں کا سائل کبھی بے نیل مرام واپس نہیں پھرا چنانچہ اپنی خداداد شعر گوئی کو ترجمان بنایا اور دربار نبوی کے در پر جا اڑے۔ اپنے اس ترجمان کے وسیلے سے عرض معروض شروع کی اور ایک مدت تک اس قصیدے کا ورد کیا۔ بالآخر دریائے رحمت رحمۃ للعالمین جوش میں آیا

ایک رات انہوں نے شہنشاہ ہر دوسرا کو خواب میں دیکھا آپ نے ان کے مفلوج جسم پر دست شفا پھیرا اور انہیں ایک چادر اڑھائی۔ اس پر از بشارت خواب کو دیکھتے ہی جب اٹھے معلوم کیا تو نہ انہیں لقوہ تھا اور نہ وہ چلنے پھرنے سے معذور۔ چنانچہ اس قصیدے کا نام "قصیدۃ البردۃ" رکھا گیا۔

یوں تو اس قصیدے کی عربی، انگریزی اور اردو میں شرحیں لکھی جا چکی ہیں مگر کسی نے اردو نظم میں اسکا ترجمہ نہیں کیا۔ اردو زبان نے چند صدیوں میں جو وسعت پیدا کر لی ہے اور کم و بیش ہندوستان کے ہر خطے میں جو اسکا چلن دن بدن بڑھتا جا رہا ہے وہ محتاج بیان نہیں اور یہ امر مسلم ہے کہ ہر زبان میں عوام کو جو لطف اور دلچسپی نظم سے حاصل ہوتی ہے وہ نثر سے حاصل ہونی ناممکن ہے۔ اردو کے ساتھ ساتھ عربی کا شوق بھی عوام کے دلوں میں پیدا ہو۔ اس خیال کے تحت میں نے اپنی بساط کے موافق اس ترجمے میں کوشش کی ہے۔

ایسی خدمتوں کے صلے میں بارگاہ نبوی سے جو کچھ امید ایک گناہگار کر سکتا ہے اگر میں بھی ویسی ہی امیدیں کروں تو بیجا نہ ہوگی خود مصنف بھی ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ ۔ ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ
اس عمر کے گناہ میں مدح کرکے انکی ۔ طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گذری

کیا میں اور کیا میری ہستی! کہاں تصنیفات اور کہاں میں ناچیز! چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ مگر اہل وطن کی عیب پوش طبیعتوں اور جوش انگیز طبیعتوں سے امید ہے کہ میری بے بضاعتی کو ملحوظ رکھتے ہوئے میری ہمت بڑھائیں گے اور میری غلطیوں کو مقتضائے بشریت پر محمول کرکے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ میرا دل کھلے اور میں اس میدان میں اپنی امید کے مطابق جولان کر سکوں۔

اخیر میں میں اپنے اُن کرم فرما مشفقوں کا تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس ناچیز خدمت کے انجام دینے میں میری مدد فرمائی۔ سب سے پہلے میں اُن صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف ترغیب دی۔ ازاں بعد جناب افصح الفصحاء اشعر الشعراء ذاکر اہل بیت نبوی جناب استاذی ابو العلم السید منیر الحسن منیر زیدی الواسطی زاد مجدہٗ۔ جناب علامہ مولوی ڈاکٹر زاہد علی صاحب (مولوی فاضل۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی مدرس عربی نظام کالج حیدر آباد دکن) اور جناب فاضل منشی نصیر میاں صاحب (مدرس فارسی گورنمنٹ ہائی سکول سورت) کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ان مشفقوں نے اس ترجمے کا قبل از طبع مطالعہ فرما کر مجھ پر از حد کرم فرمایا ہے۔ معاً یہ کہ دینا بھی ضروری ہے کہ میری جسمانی و روحانی بنا جس محسن کی کرم فرمائیوں پر قائم ہے۔ میری ہستی کا صحیح معنی میں جو باعث ہے۔ جس کے دور اندیشانہ اور مشفقانہ برتاؤ کا میں نتیجہ ہوں اُس مجسم نیکی یعنی اپنے عم بزرگوار فخر الدین مدظلہ العالی کے احسانات ہی کا باعث ہے جو میں اپنے میں اتنی ہمت پاتا ہوں کہ اپنی ناچیز خدمت کو اہل علم کے سامنے پیش کروں

وَهَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ؕ

چنانچہ اس ناچیز خدمت کو اہلِ وطن اور خصوصاً اہلِ علم کے سامنے پیش کر کے نظرِ قبول کا امیدوار ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

الملتمس الحقیر

تفضل ابن الفاضل المقدس فضل حسین الشمسی المودی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصیدۃ البردۃ مع ترجمہ منظومہ

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمٍ ¹ — مَزَجْتَ دَمْعًا جَرَى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

یارانِ ذی سلم کا تجھ کو خیال آیا — جو اشکِ چشم کو اپنے خوں میں ملایا

أَمْ هَبَّتِ الرِّيحُ مِنْ تِلْقَاءِ كَاظِمَةٍ ² — أَوْ أَوْمَضَ الْبَرْقُ فِي الظَّلْمَاءِ مِنْ إِضَمِ ³

یا سمت کاظمہ سے اس دم ہوا چلی ہے — ظلمت میں یا کہ بجلی چمکی سوئے اضم ہے

فَمَا لِعَيْنَيْكَ إِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا — وَمَا لِقَلْبِكَ إِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

آنکھوں میں تیری کیا ہے تھمتے نہیں جو تھمتی — اور دل سے بیخودی کیوں تیرے نہیں نکلتی

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ — مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِنْهُ وَمُضْطَرِمِ

عاشق کا یہ گماں ہے مخفی رہے گی الفت — جب آنکھ بہ رہی ہو اور دل میں ہو حرارت

لَوْلَا الْهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ — وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

ہوتی نہ گر محبت روتا کھنڈر پہ تو کیوں؟ — سرو اور اضم کی یاد میں راتیں نہ جاگتا یوں

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ — بِهِ عَلَيْكَ عُدُولُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

انکارِ عشق سے پھر تو کر سکیگا کیسے — اشک اور مرض یہ دونوں عادل گواہ ہیں تیرے

---

¹ مدینہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ ² ایک موضع ہے ۱۲ ³ حوالی مدینہ میں ایک پہاڑ ہے ۱۲

نوٹ:۔ ذی سلم، کاظمہ، اضم وغیرہ مقامات عموماً مدائح نبوی کی تشبیب میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ غزل کا ان مقامات کے ذکر سے شروع کرنا سرکار کا لطیف اشارہ ہے کہ یہ قصیدہ مدح نبوی میں لکھا جا رہا ہے علم البدیع میں اسے براعۃ الاستہلال کہتے ہیں

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی — مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ
ڈالی ہیں رخ پہ تیرے آنسو کی لاغری کی — الفت نے دو لکیریں عنم[1] و بہار[2] جیسی

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ — وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ
ہاں! یاد آ کے شب کو محبوب نے جگایا — غم درمیان لذت دائم ہے عشق لاتا

یَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً — مِنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ
سن میرا عذر ناصح[3] عذری[4] سا کیوں ہوں عاشق — انصاف گر کرے تو ہوں میں نہ ذم کے لائق

عَدَتْكَ حَالِیْ لَا سِرِّیْ بِمُسْتَتِرٍ — عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِیْ بِمُنْحَسِمِ
آگاہ میری حالت سے تو ہے دشمنوں سے — مخفی ہیں میرے بھید اور لادوا مرض ہے

مَحَضْتَنِی النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ — اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِیْ صَمَمِ
سچ ہے تیری نصیحت میں کب ہوں لیک سنتا — ناصح کی سب سے ہے عاشق ہمیشہ بہرا

اِنِّی اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ — وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ
ناصح بنا بڑھاپا دی میں نے اس کو تہمت — تہمت سے دور ہے وہ کرتا ہے جب نصیحت

فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ — مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ
افسوس نفس امارہ[5] کی تھی یہ جہالت — منذر[6] ہوا بڑھاپا لیکن نہ لی نصیحت

[1] ایک نازک ڈالیوں والا درخت ہے جو اپنی سرخی کے لئے ضرب المثل ہے اکثر معشوق کی انگلیوں کو اس درخت کی شاخوں سے تشبیہ دیتے ہیں ۱۲ [2] بہار ایک پودا ہے جو فصل ربیع میں پیدا ہوتا ہے اسکا پھول اپنی زردی کیلئے ضرب المثل ہے
[3] "ناصح" عربی لفظ "لائم" کے مترادف معنی میں مستعمل ہوتا ہے ۱۲
[4] "بنو عذرہ" یمن میں ایک قبیلہ ہے ان کا عشق اس قدر راسخ اور سچا ہوتا ہے کہ اکثر عاشق تاب ہجر نہ لاکر مرجاتا ہے۔ عذری میں یائے نسبتی ہے اور مراد اس سے تشبیہ ہے یعنی میرا عشق ایسا ہی راسخ ہے جیسا بنو عذرہ کا ۱۲
[5] امارہ بالسوء یعنی "برائی کے لئے حکم کرنے والا"۔ امارہ بالسوء وہ نفس ہے جو انسان کو ہمیشہ برے کام کی ترغیب دلاتا ہے ۱۲ [6] منذر یعنی "ڈرانے والا"۔

فلا أعدت من الفعل الجميل قرى	ضيف ألم برأسي غير محتشم
جب روسے کی تیری نہ مہمان کے	تھا میرا سر پہ تکلف جو بیر سے سر پہ تکے
لو كنت أعلم أني ما أوقره	كتمت سرا بدا لي منه بالكتم
گر جانتا میں تو بیسہ کی خاطر	بالوں کا دیکھ بھید اپنا میں چھپاتا
من لي برد جماح من غوايتها	كما يرد جماح الخيل باللجم
کون راہوں سے اُسکی باز اوس کو کوئی رکھے	تا رہیں جیسے گھوڑا لگام سے ہے
فلا ترم بالمعاصي كسر شهوتها	إن الطعام يقوي شهوة النهم
مت قصد کر کہ توڑے شہوت گناہ کرکے	پیٹو کی اشتہا تو بڑھتی طعام سے ہے
والنفس كالطفل إن تهمله شب على	حب الرضاع وإن تفطمه ينفطم
مانند طفل ہے جان گر دودھ اسے پلاتے	تا عمر وہ پیئے گا چھوڑے گا گر چھڑائے
فاصرف هواها وحاذر أن توليه	إن الهوى ما تولى يصم أو يصم
پس روک لے ہوا کو اور کر نہ اسکی طاعت	قابو ہوا ہوئے گی وہ پہنچائیگی ذلت
وراعها وهي في الأعمال سائمة	وإن هي استحلت المرعى فلا تسم
اعمال حسن کرتے وہ اس پہ نگاہ رکھنا	میدان جو وہ چاہے چرنے نہ اسکو چرنے دینا
كم حسنت لذة للمرء قاتلة	من حيث لم يدر أن السم في الدسم
مہلک خوشی پہ دل ہے انسان کا لبھاتا	جن لیں کہ زہر جیسے دکھو کے سے ہے کھلاتا
واخش الدسائس من جوع ومن شبع	فرب مخمصة شر من التخم
ڈرتے رہو مکر سے بھوک اور کھانے کے ڈر سے ہمیشہ	نقصان بھوک کے بدہضمی سے ہیں زیادہ

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ	مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ
اُس چشم سے ہو گریاں پُر ہے حرام سے جو	پرہیز کو ندامت کے پھر ہمیشہ کر تو
وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا	وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ
شیطان و نفس کی تو ہرگز نہ کر اطاعت	تہمت ہی اُن کو دینا گر وہ کریں نصیحت
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا	فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ
حاکم نہیں ترے وہ جھگڑے اگر وہ تجھ سے	اُنکی نہ مان۔ واقف مکروں سے اُن کے تو ہے
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ	لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ
بخشے خدا مرے اس قول بے عمل کو	دی میں نے گویا نسبت اک بانجھ سے نسل کو
أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ	وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ
کہتا ہوں تجھ سے نیکی۔ کر اور میں ہوں قاصر	میں کج ہوں اور تجھ سے سیدھا ہو۔ کیوں کہوں پھر
وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً	وَلَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ
مرنے سے قبل نفلوں کا کچھ لیا نہ توشہ	چھوڑے نماز و روزے سب فرض کے علاوہ
ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَا الظَّلَامَ إِلَى	أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ
چھوڑی ہے اُنکی سنت جو شب کو جاگتے تھے	یاں تک کہ مشتکی تھے دونوں قدم ورم کے
وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهُ وَطَوَى	تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُتْرَفَ الْأَدَمِ
جو بھوک کے سبب سے پیٹ اپنا باندھتے تھے	نازک کمر جو اپنی کستے تھے پتھروں سے

مذکور ہے کہ آنحضرت صلعم عبادت میں اس درجے منہمک رہتے تھے کہ آپ اپنا معمولی کھانا بھی فراموش فرما دیا کرتے تھے۔ اور اکثر یہ حالت ہو جاتی تھی کہ آپ کو شدتِ جوع کی وجہ سے عبادتِ الٰہی میں خلل واقع ہونے کے ڈر سے شکمِ مبارک پر پتھر کی سل باندھنی پڑتی تھی۔ آپ کی یہ ریاضتِ شاقہ اُس وقت تک برابر جاری رہی جب تک کہ آپ پر آیۂ شریفہ (طٰہٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى) نازل نہ ہوئی۔ یعنی "اے

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ	عَنْ نَفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ
لالچ انہیں سونے کے اونچے پہاڑوں نے دی	حضرت نے پر دکھائی اپنی عصمت نفسی
وَأَكَّدَتْ زُهْدَهُ فِيهَا ضَرُورَتُهُ	إِنَّ الضَّرُورَةَ لَا تَعْدُو عَلَى الْعِصَمِ
غربت نے زہد ان کا مضبوط کر دیا تھا	معصوم پر اور کیونکر قادر ضرورت ہوگی
وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةُ مَنْ	لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ
کس طرح ان کو غربت دنیا کی سمت لائے	جن کے سبب عدم سے دنیا وجود پائے
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ	وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ
دونوں جہاں کے مالک جن و بشر کے آقا	لاریب آپ محمد عرب و عجم کے داتا
نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ	أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ
ہیں وہ نبی ہمارے آمر ہیں اور ناہی	امر اور نہی میں ہے بہتر نہ ان سے کوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ:- ہمارے رسول ہمنے تپیر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ" اگر آپ سے سوال کیا جاتا کہ یا حضرت جب پروردگار پاک نے آپ کے گذشتہ و آئندہ سب گناہ بخش دیئے ہیں تو پھر آپ اسقدر محنت کیوں برداشت فرماتے ہیں تو آپ جواب میں فرماتے تھے "کیا مجھے ایک شکر گذار بندہ نہیں ہونا چاہیئے"

۱؎ ذکر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد خدائے پاک سلام و درود کے بعد فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو تمام دنیا کے پہاڑ سونے کے بن جائیں اور ہمیشہ آپ کے ساتھ جہاں آپ چاہیں جایا کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ اے جبرئیل دنیوی دولت کی ہوس صرف اُسی شخص کو ہو سکتی ہے جسے آخرت میں کچھ بہتری کی امید نہ ہو ۱۲۔

۲؎ آنحضرت کا زہد ضرب المثل ہے آپکی آمدنی کا زیادہ تر حصہ ہمیشہ حاجتمندوں اور غریبوں کی امداد میں صرف ہوتا ہے ۱۲

۳؎ دوسرے مصرع میں حدیث قدسی (لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ) کی طرف اشارہ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے محمد اگر آپ کا وجود مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو ہرگز پیدا نہ کرتا۔

۴؎ جزیرہ نما عرب کے رہنے والے عموماً اور اضلاع عرب کے رہنے والے خصوصاً "عرب" کہلاتے ہیں ۱۲

۵؎ عرب کے سوا تمام ممالک کے باشندوں کو عربی لغت میں "عجم" کہتے ہیں ۱۲

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ ۔ لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ایسے حبیب وہ ہیں جن کی شفاعتوں کی ۔ آئے اچانک آفت تب ہے امید رہتی

دَعَى إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ ۔ مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

رب کی طرف بلاتے تھے وہ بس اُن کے پیرو ۔ پکڑے ہیں ایسا رستا ہرگز نہ منقطع ہو

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ ۔ وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

اخلاق و حسن میں ہیں سب انبیا پہ فائق ۔ علم و کرم میں کوئی اون کو ہوا نہ لاحق

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ۔ غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

حضرت سے انبیا سب پاتے ہیں اس طرح سے ۔ دریا سے ایک چلو اک گھونٹ یا جیا بارش سے

وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ ۔ مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

حضرت کے روبرو ہیں اپنی جگہ کھڑے سب ۔ اور روکے علم و حکمت ہر ایک کا ہے منصب

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ ۔ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

معنی[۱] میں اور صورت میں جب کمال پایا ۔ خالق نے چن لیا تب اُن کو حبیب اپنا

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ ۔ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

کوئی حسین نہ ہوگا اور آپ سا ہو اسے ۔ اور دل میں حسن ان کا ہرگز نہیں بٹا ہے

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمِ[۲] ۔ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ

چھوڑ اسکو کہتی ہے جو عیسیٰ کو اُن کی امت ۔ پھر جس طرح سے چاہے تو کر نبی کی مدحت

---

۱ معنی و صورت بمعنی باطن و ظاہر ۱۲

۲ یہ بات عام طور سے مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کو نصاریٰ خدا کا بیٹا خیال کرتے ہیں ۱۲

فانسب الى ذاته ما شئت من شرف ... وانسب الى قدره ما شئت من عظم

نسبت دے جو شرف کہ تو چاہے ذات سے ... حضرت کی قدر سے جو چاہے لاؤ سب عظمت

فان فضل رسول الله ليس له ... حد فيعرب عنه ناطق بفم

فضل رسول حق کی حد کوئی بھی نہیں ہے ... طاقت نہیں بشر کی کہ اس میں زبان کھولے

لو ناسبت قدره آياته عظما ... احيا اسمه حين يدعى دارس الرمم

رتبہ تھا جیسے عالی ہوتے اگر معجزے ایسے ... بوسیدہ ہڈیوں کو نام اُن کا زندگی دے

لم يمتحنا بما تعيى العقول به ... حرصا علينا فلم نرتب ولم نهم

اُس نے نہ آزمایا حیراں ہوں جس سے عقلیں ... از رُوئے لطف بس ہم حیراں ہیں اور نہ شک میں

اعيى الورى فهم معناه فليس يرى ... في القرب والبعد منه غير منفحم

اُن کو سمجھنے سے سب عاجز جہاں ہوا ہے ... نزدیک و دور کوئی ایسا نہیں جو سمجھے

كالشمس تظهر للعينين من بعد ... صغيرة وتكل الطرف من امم

جوں مہر دور سے ہے چھوٹا دکھائی دیتا ... لیکن قریب سے وہ آنکھوں کو ہے تھکاتا

حارت عقول الورى في كنهه فحكت ... فيه عبارا تها التعبير بالحلم

عقلیں جہاں کی حیران اُن کی معرفت میں ... اُن کے بیاں میں گویا خوابوں کی اُلٹی باتیں

فما رأيت بعيدا من حقائقها ... ولا قريبا اليها غير منعجم

ہرگز نہیں عبارت کچھ اُن سے ملتی جلتی ... یا اجنبی مگر وہ ہمسر سے گویا ہوتی

وكيف يدرك في الدنيا حقيقته ... قوم نيام تسلوا عنه بالحلم

کس طرح پائے دنیا میں اُن کی اصلیت کو ... خوابیدہ قوم خوابوں سے ہو تسلی جن کو

فمبلغ العلم فيه انه بشر ۔ وانه خير خلق الله كلهم
بس جانتے ہیں اتنا حضرت بھی آدمی ہیں ۔ مخلوق کوئی ان سے بہتر نہیں جہاں میں

وكل آي اتى الرسل الكرام بها ۔ فانما اتصلت من نوره بهم
رسل کرام نے ہیں جو معجزے دکھائے ۔ نور حضور سے وہ ان انبیا نے پائے

فانه شمس فضل هم كواكبها ۔ يظهرن انوارها للناس في الظلم
سورج فضیلتوں کے حضرت ہیں وہ ہیں تارے ۔ ظلمت میں جو جہاں کو انوار ہیں دکھاتے

حتى اذا طلعت في الكون عم هدا ۔ ها العالمين واحيت سائر الامم
سورج طلوع تا کہ عالم میں ہو گیا جب ۔ عالم نے لی ہدایت جی اٹھیں امتیں سب

اكرم بخلق نبي زانه خلق ۔ بالحسن مشتمل بالبشر متسم
کیا خوب ان کی خلقت اور خلق اسکی زینت ۔ شامل تھا حسن جسپہ خندہ روئی تھی عادت

كالزهر في ترف والبدر في شرف ۔ والبحر في كرم والدهر في همم
گل جیسے تازگی میں اور چاند سے شرف میں ۔ دریا ہیں وہ کرم کے ہمت میں دہر وہ ہیں

كانه وهو فرد في جلالته ۔ في عسكر حين تلقاه وفي حشم
ہوتے ہیں گو اکیلے شان جلال یہ ہے ۔ ساتھ ان کے لاؤ لشکر سمجھے ملے جو ان سے

كانما اللؤلؤ المكنون في صدف[1] ۔ في معدني منطق منه ومبتسم
گویا کہ سیپ میں ہیں رکھے چھپا کے موتی ۔ دو معدنوں ہیں انکی ہنسنے کی بولنے کی

لا طيب يعدل تربا ضم اعظمه ۔ طوبى لمنتشق منه وملتثم
اعلیٰ خوشبوؤں سے قبر نبی کی مٹی ۔ مژدہ اسے ہے جسنے سونگھی ہو یا ہو چومی

[1] فاضل شاعر نے دندان مبارک کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے ۱۲

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ ... يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمِ

مولد نے اُن کے ظاہر کیا نسب کی بزرگی ... کیا خوب ہے ابتدا سے اور انتہا سے اُن کی

يَوْمَ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ ... قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

ایرانیوں نے اُس دن یہ فال لے لیا تھا ... قہر و فنا است سے حق نے اُنہیں ڈرایا[1]

وَبَاتَ إِيوَانُ كِسْرَى وَهْوَ مُنْصَدِعٌ ... كَشَمْلِ أَصْحَابِ كِسْرَى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

اُس رات پھٹ گیا تھا کسریٰ کا محل جیسے ... بکھرا اسد کی خاطر اُس کا گروہ اُس سے

آلنَّارُ خَامِدَةُ الْأَنْفَاسِ مِنْ أَسَفٍ ... عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کو بہ اسف تھا دم اپنا توڑ لی تھی ... چشمہ بھی رنج و غم سے بھولا تھا راہ اپنی[2]

وَسَاءَ سَاوَةَ أَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا ... وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِينَ ظَمِي

ساوہ کو تھی شکایت غائب ہے جھیل میری[3] ... جاتا ہے ہو کے غصے پیاسا جو آئے کوئی

كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ ... حُزْنًا وَبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

پانی میں جو نمی تھی آئی وہ آگ میں تھی ... گرمی جو آگ میں تھی پانی میں غم سے وہ تھی

سلہ مروی ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو کسریٰ شہنشاہ فارس کے محل کی دیوار شق ہو گئی تھی مصرعہ ثانیہ میں فتح ایران کی طرف اشارہ ہے۔ جو آج تک بھی مسلمانوں کے قبضے میں ہے ۱۲

سلہ۲ ایرانیوں کی مقدس آگ جو ہزار برس سے برابر روشن تھی اور صدہا پجاری ہر گھڑی اس کی پرستش کیا کرتے تھے۔ آنحضرت کی پیدائش کی ساعت یکایک ہمیشہ کے لئے بجھ گئی نیز نہر فرات نے بھی اُسی ساعت سے بہنا موقوف کیا بالآخر بعد میں اپنا راستہ بدل گئے ۱۲

سلہ۳ ملک ساوہ طہران اور ہمدان کے مابین واقع ہے۔ اس خطے میں تقریباً چھ میل لمبی ایک جھیل تھی جس کے کنارے ہزاروں گرجا میں اور باغات تھے۔ آنحضرت صلعم کی پیدائش کے وقت یہ جھیل بھی سوکھ گئی اور تمام باغات وغیرہ برباد و ویران ہو گئے۔

والجن تهتف والانوار ساطعة — والحق يظهر من معنى ومن كلم

دیتے تھے جن ندا ہیں انوار تھے چمکتے — حق ہو رہا تھا ظاہر معنی سے بولنے سے

عموا وصموا فاعلان البشائر لم — تسمع وبارقة الانذار لم تشم

اندھے تھے اور بہرے اعلان بشارتوں کے — جو سن سکے نہ برق انذار دیکھ پائے

من بعد ما اخبر الاقوام كاهنهم — بان دينهم المعوج لم يقم

حالانکہ کاہنوں نے قوموں سے کہدیا تھا — اب اُن کا دین باطل قائم نہیں رہیگا

وبعد ما عاينوا في الافق من شهب — منقضة وفق ما في الارض من صنم

دیکھے تھے آسماں سے گرتے ہوئے ستارے — جسطرح سے زمیں پر بت گر گئے تھے سارے

حتى غدا عن طريق الوحي منهزما — من الشياطين يقفو اثر منهزم

یہانتک کہ سارے شیطاں اک دوسرے کے پیچھے — رستے سے وحی کے سب ایک ساتھ بھاگے

كانهم هربا ابطال ابرهة — او عسكر بالحصى من راحتيه رمي

وہ بھاگتے ہیں گویا تھا ابرہہ کا لشکر — دشمن تھے یا وہ جن پر مٹھی سے پھینکے پتھر

سلہ آنحضرت صلعم کی ولادت کی شب کو جبل حجون اور جبل ابوقبیس پر جنات آپ کی پیدائش کی منادی کرتے ہوئے سنے گئے تھے۔ نیز شب میلاد کو عجیب وغریب روشنیاں دیکھنے میں آئی تھیں عبدالرحمن بن عوف رضی کی والدہ سے روایت ہے کہ بعد ولادت جب آنحضرت کو میں اپنی گود میں لئے ہوئے تھی۔ میں نے کسی شخص کو اپنے اوپر رحمت پڑھتے سنا۔ پھر اُس نے مجھے ایک ایسی روشنی دکھلائی جو مشرق سے مغرب تک پھیلی ہوئی تھی اُس روشنی میں میں نے روم کے محل تک دیکھ لئے۔

علہ آنحضرت صلعم کی ولادت کے قبل عرب کہانت کے بہت معتقد تھے۔ جنات کاہنوں کے زیر حکم آسمان پر چڑھ کر ملائکہ سے مخفی راز سنتے اور اپنے مالک سے کہتے۔ اُن رازوں کو کاہن بطور پیشینگوئی کے لوگوں سے کہا کرتے۔ آنحضرت کی ولادت کے بعد یہ سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا۔ اگر کوئی جن قدرت کے راز سننے کے لئے آسمان کا قصد کرتا تو انگارہ سے مارا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کہانت مفقود ہو گئی۔

سلہ رسول اللہ صلعم کی ولادت کے سال والی یمن ابرہہ نے اپنے کئی ہزار جوانوں اور ہاتھیوں کی جمعیت کے ساتھ بیت اللہ الحرام کو ڈھانے کی غرض سے مکہ معظمہ پر حملہ کیا لیکن خدا نے ابابیل کو اُن پر مسلط کرکے اپنے

نَبْذًا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا	نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ
پھینکے گئے جب تسبیح شکم میں کر رہے تھے	ماہی سے جوں نکلے یونس کو پھینکے گئے
لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ	قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ
انکار نہ کر اُس سے وحی خواب اُن کا	تو دل ہے جب آنکھیں لگیں بیدار رہتا
تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ	وَلَا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ
ہے وحی سے نہ ایسی جس کو کریں کسب	اتہام میں بھی ہوں اس پر نہ
كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ	وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ
بیمار کو شفا دی دست شفا لگا کے	گردن سے پاگلوں کی حلقے جنوں کے توڑے
وَأَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ	حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ
اُن کی دعا سے سبز سوکھا برس ہوا ہے	جیسے گردن سے تارا چمکا سالوں میں کالے
بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا	سَيْبٌ مِنَ الْيَمِّ أَوْ سَيْلٌ مِنَ الْعَرِمِ
برسا کے وادیوں میں بادل سے یوں کہ سمجھے	تو آب بحر یا سیلاب ہے عرم سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ بطور کی مخالفت کی کہ باہم و لشکر اشقیاء دو بحقوں پر اک ایسی جو بجی جیسے لئے تھی ایسی پہنانک پر برسائی تھی جسے کنکر لگتا تو ہلاک ہوتا۔ چنانچہ رحمت بری طرح پسپا ہوا۔ مصرعہ ثانیہ میں جنگ بدر کے مشہور واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ دوران جنگ میں ایک مٹھی ریت حضرت نے دشمنوں کی طرف پھینکی۔ کوئی دشمن ایسا نہ تھا جسکی آنکھ میں یہ ریت نہ گئی ہو۔ گھبرا کر دشمنوں نے راہ فرار اختیار کی ۱۲

ا مروی ہے کہ ان دونوں نے دست مبارک میں تسبیح و تہلیل کی تھی۔ دوسرے مصرعہ میں قصہ حضرت یونس کی طرف اشارہ ہے۔ آپ کو ایک مچھلی نگل گئی تھی۔ شکم ماہی میں آپ نے تسبیح و تہلیل کی اور بارگاہ رب العزت میں اپنی خطا کی معافی کے خواستگار ہوئے۔ دریائے رحمت ایزدی جوش میں آیا اور مچھلی کو حکم ہوا کہ آپکو کنارے پر لا ڈال دے
ع عرب میں ان گھوڑوں کو جنکی پیشانی پر سفید داغ ہوں نہایت سعید سمجھتے ہیں۔ یہاں چمکنے تارے سے مراد سفید داغ ہے ۱۲
سے عرم یمن کے مشہور شہر سبا کے قریب ایک تالاب تھا جس میں شہر کے استعمال کے لئے پانی اکٹھا کیا جاتا تھا۔ اس شہر کو ان کے غرور اور تکبر کی سزا دینے کے لئے مشیت الٰہی سے تالاب کے بند ٹوٹ گئے اور ایک سیلاب عظیم آیا جس میں آبادی کا بڑا حصہ برباد ہو گیا ۱۲

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً	تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ
حضرت نے جب بلایا[۱] آئے درخت جھکتے	چلتے تھے پنڈلیوں پہ وہ کیونکر بے قدم تھے
حَتّٰى مَشِيَتُهَا آثَارُ سَجْدَتِهَا	فَيَظْهَرُ الْعَوْمُ مِنْهُ الْأَثَرُ فِي اللَّقَمِ
سجدے کی وہ نشانی چل کر مٹا رہے ہیں	پر محو کی نشانی ظاہر ہے وسط رہ میں
كَأَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِمَا كَتَبَتْ	فُرُوعُهَا مِنْ بَدِيعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ
کھینچی تھی سطر گویا اُن خوشنما خطوں سے	خاطر لکھا تھا جنکو شاخوں نے اُن کی لکھے
مِثْلَ الْغَمَامَةِ أَنّٰى سَارَ سَائِرَةً	تَقِيهِ حَرَّ وَطِيسٍ لِلْهَجِيرِ حَمِي
جس طرح ایک بادل چلتا تھا ساتھ اُن کے	گرمی سے دوپہر کی حضرت کو تھا بچاتا
أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ	مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ الْقَسَمِ
سینے[۲] منشق کی مجھکو قسم کہ اُن کے	دل کو ہے اُس سے نسبت سچی میری قسم ہے

[۱] ایک مرتبہ ایک عرب نے خدمت نبوی میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اپنی نبوت نشانی کے طور پر آپ فلاں درخت کو اپنے پاس بلائیں اور ایک درخت کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت نے اُس درخت کی طرف دیکھا۔ وہ روتا ہوا حضرت عالیہ میں حاضر ہوا۔ سجدہ بجالاکر گویا ہوا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔ عرب نے عرض کی اُسے بھیج دیجئے! حضرت نے اشارہ فرمایا اور درخت واپس ہوگیا۔ یہ معجزہ دیکھکر عرب مشرف باسلام ہوا۔ اور حضرت کو سجدہ کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر انسان کو انسان سجدہ کرسکتا تو میں بیوی کو اپنے شوہر کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا ۱۲

[۲] پہلے مصرعہ میں معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ کفار نے حضرت سے بطور امتحان پیغمبری چاند کو دو ٹکڑے کرنے کیلئے عرض کیا۔ حضرت نے چاند کی طرف دیکھکر اشارہ فرمایا۔ چاند فوراً دو ٹکڑے ہوگیا۔ اسپر کفار کہنے لگے کہ یا تو یہ جادو ہے یا نظر بندی۔ مگر اور ملکوں کے لوگ چاند کو دو ٹکڑوں میں منقسم دیکھنے کی تصدیق کی۔ دوسرے مصرعہ میں حدیث دل کی طرف اشارہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں بچہ تھا اور قبیلہ سعد بن بکر میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کھیل رہا تھا میں نے دو سفید پوش آدمیوں کو دیکھا کہ ایک برف سے بھرا ہوا سونے کا طشت لئے ہوئے میری طرف چلے آرہے ہیں۔ قریب آکر انہوں نے مجھے پکڑا۔ میرا سینہ اور پھر میرا دل چاک کیا اور ایک سیاہ لہو کا ٹکڑا دل میں سے نکالکر پھینکدیا پھر برف سے میرے دل اور سینے کو خوب دھویا۔ ایک نے کسی خاص چیز سے تیرے دل پر مہر لگائی جس سے میرا دل علم و حکمت سے معمور ہوگیا پھر اسے اپنی جگہ رکھکر دوسرے نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا جس سے وہ بدستور جڑ گیا۔ اور زخم کا کوئی اثر باقی نہ رہا ۱۲

وما حوى الغار من خير ومن كرم	وكل طرف من الكفار عنه عمي
کیا بھلائی و کرم تھا جو غار نے چھپایا	آنکھ ہر ایک کافروں کی ہو گیا اندھا
فالصدق في الغار والصديق لم يرما	وهم يقولون ما بالغار من أرم
صدق و صدیق دونوں آئے تھے نہ باہر	کافر یہ سمجھے کوئی نہیں ہے اندر
ظنوا الحمام وظنوا العنكبوت على	خير البرية لم تنسج ولم تحم
سمجھے وہ دونوں کبوتر کو مکڑی سب کفار	خیر البریہ پہ اور مکڑی نے جالا نہ تنا
وقاية الله أغنت عن مضاعفة	من الدروع وعن عال من الأطم
حفظ خدا کے باعث ان کو زرہ نہ درکار	دوہری زرہوں کی اور قلعے کی حاجت
ما سامني الدهر ضيما واستجرت به	إلا ونلت جوارا منه لم يضم
کرتا ہے جب زمانہ مجھ پر ستم تو ان کا	جب سے لیا سہارا ظلم ہو سکتے سے چھوٹا
ولا التمست غنى الدارين من يده	إلا استلمت الندى من خير مستلم
انعام سے ان کے دارین کی جو دولت	پائی سب بہتر اس سے مجھکو اور فیاض
دعني ووصفي آيات له ظهرت	ظهور نار القرى ليلا على علم
لکھنے دے معجزے جو ظاہر ہوئے جو ان سے	شب کو پہاڑ پہ جیسے روشن کی آگ سے چمکے
فالدر يزداد حسنا وهو منتظم	وليس ينقص قدرا غير منتظم
موتی کا حسن کیونکہ بڑھتا ہے گوندھنے سے	پر قدر میں نہیں کم گر ہو بغیر گوندھے

لہ حضرت نے جب ہمراہی حضرت ابوبکر رض جب مکے سے ہجرت فرمائی تو راہ میں دشمنوں کے تعاقب سے بچنے کے لئے غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے۔ دشمن غار کے قریب ہو کر گذرے مگر خدا نے انہیں اندھا کر دیا یہاں تک کہ انہیں غار میں کسی کے ہونے کا گمان تک نہ ہوا ۱۲

ثم تطاول آمال المديح إلى — ما فيه من كرم الأخلاق والشيم

کر سکی سینہ مدحت جرأت کبھی نبی اتنی
حضرت کی خوبیاں ہوں قصیدہ اُس کا یا بزرگی

آيات حق من الرحمن محدثة — قديمة صفة الموصوف بالقدم

اللہ کی طرف سے آیات وہ نئی ہیں
اور ہیں پرانی صفت موصوف بالسبق ہیں

دامت لدينا ففاقت كل معجزة — من النبيين إذ جاءت ولم تدم

باقی ہیں یہ لہذا ہر معجزہ سے افضل
نبیوں کے معجزوں سے جب ہو گئے وہ زائل

ما حوربت قط إلا عاد من حرب — أعدى الأعادي إليها ملقي السلم

سب سے بڑا عدو بھی جب آ کے اُس سے جھگڑا
اُن کی مخالفت سے مغلوب ہو کے لوٹا

لم تقترن بزمان وهي تخبرنا — عن المعاد وعن عاد وعن إرم

مخصوص ہیں نہ ہرگز وہ اک زماں سے تاہم
عاد و ارم قیامت بتلاتی ہیں وہ پیہم

ردت بلاغتها دعوى معارضها — رد الغيور يد الجاني عن الحرم

تھی اُن کی یہ بلاغت دعوئے عدو کا توڑا
غیوری سے دستِ ظالم حرمت سے جیسے ہو موڑا

؎ قبیلۂ عاد - عاد کی اولاد تھے جو ارم - حضرت نوح کے پوتے کے پوتے تھے - یہ قبیلہ احقاف اور حضرموت کے ریتیلے میدانوں میں آباد تھا - ان کے بادشاہ شداد نے بہشت کے نمونے کا ایک نہایت خوبصورت باغ اور محل بنانے کا حکم دیا - اور اس مصنوعی جنت کا نام ارم تجویز کیا - شداد کو خدا ہونے کا دعوٰی تھا - جب باغ بنکر طیار ہوا تو شداد اپنی خدائی کی کمی پوری کرنے کے زعم میں بڑے شد و مد سے اپنی طیار کردہ جنت کی طرف چلا - دروازے پر پہنچکر ایک ہی قدم اندر رکھنے پایا تھا کہ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا - قبیلۂ عاد چونکہ خدا پرستی ترک کر بیٹھے تھے اور حضرت ہود ؑ کی نصیحتیں اُن کے لئے بالکل بیکار ثابت ہو رہی تھیں - لہذا اُن پر بھی قہر الٰہی نازل ہوا اور عذاب بادِ صرصر سے تمام قبیلہ ہلاک ہوا ۱۲

لها معان كموج البحر في مدد
وفوق جوهره في الحسن والقيم

دریا کی موج جیسے ہیں ان کے معنی

فما تعد ولا تحصى عجائبها
ولا تسام على الإكثار بالسأم

محكمات فما تبقين من شبه
لذي شقاق وما تبغين من حكم

قرت بها عين قاريها فقلت له
لقد ظفرت بحبل الله فاعتصم

إن تتلها خيفة من حر نار لظى
أطفأت حر لظى من وردها الشبم

آپ خنک سے ان کے ٹھنڈا کرے گا

كأنما الحوض تبيض الوجوه به
من العصاة وقد جاءوه كالحمم

وكالصراط وكالميزان معدلة
فالقسط من غيرها في الناس لم يقم

ان کے بغیر کسی انصاف ہو چھا رہے

لا تعجبن لحسود راح ينكرها
تجاهلا وهو عين الحاذق الفهم

ل۔ حوض سے مراد حوض کوثر ہے ۱۲

سلہ میزان سے وہ ترازو مقصود ہے جس میں روز قیامت انسان کے اعمال تولے جائینگے پل سے مراد پل صراط جو جہنم کے اوپر سے گذر کر جنت تک پہنچتا ہے۔ پل تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک ہے۔

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ	وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ
بیمار آنکھ سورج کی روشنی نہ دیکھے	یا پانی کا ذائقہ کب بیمار منہ کو آسکے
يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ	سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ
اے بہتر ان سب میں جن پاس امید والے	پہنچے تیز اونٹوں کی پیٹھ پر اور پاؤں چل کے
وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ	وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُغْتَنِمٍ
ہیں معتبر کی خاطر سب سے بڑی علامت	اور مغتنم کے خاطر سب سے بڑی ہیں نعمت
سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ	كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ
آئے تھے آپ شب میں سوئے حرم حرم سے	تاریکیوں میں شب کی چلتا ہے چاند جیسے
وَبِتَّ تَرْقَى إِلَى أَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً	مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ
چڑھتے رہے یہاں تک تھی دو کماں کی دوری	پایا مقام ایسا پہنچا جہاں نہ کوئی
وَقَدَّمَتْكَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ بِهَا	وَالرُّسْلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ
آگے کیا تھا تمکو نبیوں نے اور رسل نے	اس جا پہ جیسے آقا خادم کے ہووے آگے
وَأَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ	فِي مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ
سات آسماں سے گذرے ساتھ انکو اپنے لیکے	ایسے جلوس میں کہ سردار جھنڈے کے تم تھے

ل معتبر یعنی عبرت لینے والا اور مغتنم یعنی غنیمت لینے والا ۱۲

۲ رجب کی ستائیسویں شب ہجرت کے پانچ سال قبل اور بعض روایت کے مطابق ایک سال قبل حضرت رسول کریم بیت اللہ الحرام سے پشت براق پر آن کی آن میں بیت المقدس تشریف لیگئے جو مکے سے چالیس منزل ہے۔ وہاں تمام انبیائے سلف حاضر تھے آپ نے مقدم ہوکر دو رکعت نماز پڑھائی ۱۲

۳ بیت المقدس سے حضرت سیدنا آسمان پر بڑھے اور ساتوں آسمان سے گذرتے ہوئے عرش کرسی اور سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے بڑھ گئے اور حق عز اسمہ سے اتنا قرب تھا کہ حبیب و محبوب کے درمیان صرف دو کمان کا فاصلہ رہ گیا ۱۲

حَتّٰى إِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِمُسْتَبِقٍ	مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًى لِمُسْتَلِمِ
[illegible]	[illegible]
خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْإِضَافَةِ إِذْ	نُودِيتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ
پست ... آپ کی ... اک مقام [illegible]	فرمایا ... [illegible]
كَيْمَا تَفُوزَ بِوَصْلٍ أَيِّ مُسْتَتِرٍ	عَنِ الْعُيُونِ وَسِرٍّ أَيِّ مُكْتَتِمِ
تاکہ ... تم اور [illegible]	مخفی جو ... [illegible]
فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ	وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ
پایا وہ فخر جس میں ... نہیں کسی کا	گذرے ہر مقام سے [illegible]
وَعَزَّ إِدْرَاكُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ	وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ
رتبے جو پائے تم نے مشکل ہے اُن کا ملنا	دی نعمتیں خدا نے تم کو بہت زیادہ
بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا	مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ
مژدہ اے اہل ایماں۔ حق کی عنایتوں کا	ایسا کہ جو نہ ٹوٹے ہے رکن تم نے پایا
لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِينَا لِطَاعَتِهِ	بِأَكْرَمِ الرُّسْلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ
حضرت کو جب خدا نے طاعت کے خاطر اُن کی	خیر الرسل کا پا کر خیر الامم ہوئے ہم بھی

۱؎ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچنے کے بعد حق تعالیٰ نے حضرت سے گفتگو کی۔ فرمایا "محمد تو کیا چاہتا ہے" حضرت نے عرض کی "بار الٰہا تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا۔ موسیٰ کو کلام خدا کے شرف بخشا داؤد اور سلیمان کو شاہی عطا کی اور عیسیٰ کو مسیحائی عنایت کی"۔ بارگاہ احدیت سے ارشاد ہوا "تمہیں اپنا حبیب بنایا" ۲؎ شاعر نے اس بیت میں اصطلاحات نحویہ "خفض۔ اضافت۔ رفع۔ اور منادی مفرد علم" کو نہایت خوبی کے ساتھ نبھایا ہے۔ قواعد نحویہ کے مطابق اضافت کے لئے خفض (زیر) اور منادی مفرد علم کے لئے ہمیشہ رفع (پیش) مخصوص ہیں ۱۲

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ ... كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

اخبار بعثت سن کر دل دشمنوں کے کانپے ... لاپروا جیسے بھیڑیں چونکیں پکار سن کے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ ... حَتَّى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَى وَضَمِ

ملتے تھے جنگ جاری یوں دشمنوں سے حضرت ... لگنے سے یہ گوشت جیسی اُن کی ہوئی تھی حالت

وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ ... أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

مرغوب بھاگنا تھا اتنا کہ چاہتے تھے ... مُردوں کی جا گھیرے چیل ور عقاب اُڑتے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا ... مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گذرتیں لیکن وہ جانتے نہ گنتی ... جبتک حرم مہینوں کی راتیں وہ نہ ہوتی

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ ... بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

اُترا تھا اُن کے گھر میں بنکے جو مہماں ... ساتھ اپنے لے بہادر لحم عدی کے حوالے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ ... يَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

لیتے تھے ساتھ دریا گھوڑوں پہ لشکروں کا ... کرتے بہادروں کی موج گراں سے حملا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ ... يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

للہ لڑتے تھے جو طالب ثواب کے تھے ... برباد کفر کر دیں لڑتے تھے عزم کر کے

حَتَّى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهْيَ بِهِمْ ... مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

غربت کے بعد مضبوط اسلام کا ہوا تھا ... اُن کی مدد سے آخر دنیا سے خوب رشتا

مَكْفُولَةً أَبَدًا مِنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ ... وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

تھی بہتر ان سے ہر اور باپ کی کفالت ... بیوہ ہوئی نہ اُس پر آئی یتیمی حالت

هُمُ الجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

وہ مثل پہاڑ ہیں پوچھ اُن سے تو صدمہ اُن کا
جو دیکھا ہوا اُن سے ہے جنگ اُن کی میں

وَسَلْ حُنَيْنًا وَسَلْ بَدْرًا وَسَلْ أُحُدًا
فُصُولَ حَتْفٍ لَهُمْ أَدْهَى مِنَ الوَخَمِ

پوچھ حنین کے پوچھ وقتوں کو اور احد کے
تھے جو زیادہ وبا سے اُن کے لئے واسطے

المُصْدِرِي البِيضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ العِدَى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِنَ اللِّمَمِ

اڑنے تھے جیسی تلوار سے سرخ کرکے
دشمن کے کالے سر سے [illegible]

وَالكَاتِبِينَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَكَتْ
أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

تھے خط کے گندمی و نیزے کی [illegible] سے لکھنے والے
چھوڑا نہ حرف جسم کا ایک بغیر نقطے

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا عَنِ السَّلَمِ

آہن میں غرق اُن کو سیما سے اُن کی جانئے
سیما سے جیسے جانئے تو گل کو جدا جھاڑ یوں سے

[1] جنگ بدر ہجرت کے دو سال بعد زمین بدر پر ہوئی جو مکے اور مدینے کے درمیان ایک پانی دار مقام ہے۔ ابوسفیان ۳۰ - ۴۰ آدمیوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے مکے کو واپس آرہا تھا۔ راہ میں حضرت کے حملے کے خوف سے اُس نے مکے سے مدد مانگی وہاں سے ابوجہل کی ماتحتی میں ایک ہزار جوان روانہ ہوگئے۔ مقام بدر پر مقابلہ ہوا سخت لڑائی کے بعد مسلمان فتحمند ہوئے۔

[2] جنگ حنین ہجرت سے آٹھ سال بعد مکے سے دس میل کے فاصلے پر حنین نامی وادی میں ہوئی۔ حریف مخالف قبیلۂ ہوازن تھا۔ مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ مخالفین کے حملہ آور ہونے سے پہلے تو مسلمان بیدل ہوگئے۔ مگر آنحضرت کے استقلال سے میدان مسلمانوں کے ہی ہاتھ رہا۔

[3] مدینے سے چار میل جانب شمال ایک پہاڑ ہے ہجرت سے تیسرے سال اس مقام پر کفار نے حملہ کیا اُن کی تعداد تین ہزار تھی اور مسلمان صرف ایک ہزار تھے۔ گو کہ مسلمانوں کے پاس ہتھیار کم تھے اور کم تر تھے مگر نصرت الٰہی سے فتح انہیں کی ہوئی ۱۲

تهدي اليك رياح النصر نشرهم ... فتحسب الزهر في الاكمام كل كمي

تجھ تک ریاح نصرت لائیں گی اُن کی خوشبو ... سمجھیگا پھول کلیوں میں تو بہادروں کو

كانهم في ظهور الخيل نبت ربى ... من شدة الحزم لا من شدة الحزم

اُن کی مثال یہ ہے عزموں کی پختگی میں ... جھاڑی ہوں جوں چٹان پر پشت فرس پہ وہ ہیں

طارت قلوب العدا من باسهم فرقا ... فما تفرق بين البهم والبهم

سطوت سے اُن کی اُڑتے دل دشمنوں کے اُن کے ... بھیڑ اور بہادروں کی جاتی تمیز اُن سے

ومن يكن برسول الله نصرته ... ان تلقه الاسد في آجامها تجم

پیغمبر خدا ہوں جسکی مدد پہ ہر دم ... بیشہ میں لپیٹے اُس سے ملکر ہو شیر کو غم

ولن ترى من ولي غير منتصر ... به ولا من عدو غير منقصم

ہے فتح دوستوں کو اُن کی مدد سے ملتی ... پشت عدو ہمیشہ اللہ نے ہے توڑی

احل امته في حرز ملته ... كالليث حل مع الاشبال في اجم

ملت کے اپنی گڑھ میں اُمت کو اپنی رکھا ... بیشہ میں شیر جوں ہو بچوں کے ساتھ رہتا

كم جدلت كلمات الله من جدل ... فيه وكم خصم البرهان من خصم

اُن کے مخالفوں کو قرآں نے چپ کیا ہے ... ہارا جھگڑنے والا سچی دلیل سن کے

كفاك بالعلم في الامي معجزة ... في الجاهلية والتاديب في اليتم

اُمّی تھے اور عالم ہے معجزہ یہ کافی ... کامل ادب میں جبکہ بچپن سے تھی یتیمی

خدمته بمديح استقيل به ... ذنوب عمر مضى في الشعر والخدم

اُس عمر کے گذستہ میں مدح کرکے اُن کی ... طالب ہوں عفو کا جو شعر و خدم میں گزری

إذ قلداني ما تخشى عواقبه	كأنني بهما هدي من النعم
ڈالا کہ مجھے ڈر ہے عاقبت کا اپنی	قربانی کا اونٹ ہوں میں گویا کہ تا قربانی
أطعت غي الصبا في الحالتين وما	حصلت إلا على الآثام والندم
ان دونوں حالتوں میں بچپن کی پیروی نے	حاصل ہوئی ندامت مجھے ہیں وہ گناہ بھی
فيا خسارة نفسي في تجارتها	لم تشتر الدين بالدنيا ولم تسم
نقصان ہوا نفس کو بیوپار میں اٹھایا	دنیا کے بدلے دین کو افسوس نا خریدا
ومن يبع آجلا منه بعاجله	يبن له الغبن في بيع وفي سلم
عقبیٰ کو اپنے بیچ دیا کے جو عوض میں	نقصان ہوا اسکا ظاہر سودے میں جو نقد میں
إن آت ذنبا فما عهدي بمنتقض	من النبي ولا حبلي بمنصرم
میں نے گناہ کیے پر وعدہ نہ ٹوٹ سکیگا	حضرت کا اور نہ ان سے ٹوٹے گا میرا رشتہ
فإن لي ذمة منه بتسميتي	محمدا وهو أوفى الخلق بالذمم
میرا بھی ہے ذمہ حضرت نے نام دیکھے	مجھکو محمد اور ہیں وعدے کے آپ سچے
إن لم يكن في معادي آخذا بيدي	فضلا وإلا فقل يا زلة القدم
تھامیں گے گر حضرت فضل اور لطف کرکے	محشر میں ہاتھ میرا تو اپنے پیر پھسلے
حاشاه أن يحرم الراجي مكارمه	أو يرجع الجار منه غير محترم
محروم جائے طالب ممکن نہیں ہے ان سے	دیں اسکو یا نہ عزت جو ان کا آسرا لے
ومنذ ألزمت أفكاري مدائحه	وجدته لخلاصي خير ملتزم
طرز دل سے ہی لازم کی ان کی مدح جب سے	اک بہترین وسیلہ پایا نجات کا ہے

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ	اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِى الْاَكَمِ
پاؤں گا اُن کی بخشش نیکی سے گو ہوں خالی	پھولوں کو ہے اُگاتی بارش چٹان پر بھی
وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِى اقْتَطَفَتْ	يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ
دُنیا کی دولتوں کی مجھکو نہیں ضرورت	دولت زہیر نے لی جو لکھ ہرم کی مدحت
يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ	سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ
اے اکرم زمانہ ہرگز نہیں سہارا	تیرے سوا کوئی بھی دُکھ جب ہو مجھ پہ آیا
وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِىْ	اِذَا الْكَرِيْمُ تَحَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ
میری نجات حضرت مشکل نہیں ہے تم سے	اللہ جب تجلی خود بن سکے منتقم دسے
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا	وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
پس آپ کی سخا سے دُنیا ہے اور عقبیٰ	علموں سے آپ کے علم ہے لوح اور قلم کا
يَا نَفْسِ لَا تَقْنَطِىْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ	اِنَّ الْكَبَائِرَ فِى الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ
مت ناامید ہو جاں گرچہ خطا بڑی ہے	بخشش تو ہیں کبائر چھوٹے گناہ جیسے
لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّىْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا	تَاْتِىْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِى الْقِسَمِ
شاید خدا کی رحمت بانٹیگا جب وہ اُسکو	تیرے گناہ جتنی ملجائے گی وہ تجھکو
يَا رَبِّ فَاجْعَلْ رَجَائِىْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ	لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِىْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ
یارب نہ ہوں اُمیدیں تجھ پاس میری اُلٹی	میرا حساب کر دے یارب خطا سے خالی
وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِى الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ	صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ
کر لطف دو جہاں میں بندے پہ اپنے مولا	درپیش جب ہوں خطرے جاتا ہے صبر جسکا

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلَاةٍ مِنْكَ دَائِمَةٍ	عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَمُنْسَجِمِ
صلوٰۃ کے تو ابر! دل کو حکم کر دے	کثرت سے وہ نبی پر ہر ایک آن برسے
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ	أَهْلِ التُّقَى وَالنُّقَى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ
آل اور ان کے اصحاب و تابعین پہ	تقویٰ کے علم کے ہیں جو اہل اور کرم کے
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبَا	وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ
جب تک سرو کی شاخیں باد صبا ہلائے	اونٹوں کو اون کا حادی نغمہ کر طرب میں لائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ مخدوم و ممدوح کی برکت سے اس ترجمے سے دسمبر ۶۲۵ کی
تیئسویں شب کو گیارہ بجے فراغت ہوئی ۵

از طفیل حضرت خیر الانام
ترجمہ یا رب ہو یہ مقبول عام۔

الشمسی المؤیدی

بس